عبادات کی قبولیت اورعدم قبولیت کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور اس کا علم اس نے اپنے پاس ہی رکھا ہے ۔ تاہم اپنے بندوں کو ایسے امور و احکام سے آشنا کر دیا ہے کہ جس سے اس کی عبادات کی قبولیت میں رکاوٹ پیدا کر سکتے ہیں جیسا کہ ان میں شرک سر فہرست ہے : شرک کرنے والے آدمی کا کوئی بھی نیکی کا عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں قابل قبول نہیں ۔ جیسا کہ قرآن میں ہے : ولقد اوحی إلیک وإلی الذین من قبلک لئن أشرکت لیحبطن عملک ولتکونن من الخاسرین (الزمر: 65) ''اور تحقیق البتہ ہم نے آپؐ کی طرف اور آپؐ سے پہلے لوگوں کی طرف یہ وحی کی کہ اگر آپؐ نے شرک کر لیا تو بضرور آپ کے اعمال غارت جائیں گے اور آپ گھاٹا پانے والوں میں سے ہو جائیں گے ۔'' شرک سے انسان کی تمام نیکیاں برباد ہو جاتی ہیں ۔ جب تک وہ توبہ نہ کرے ۔ باقی رہا نماز ادا نہ کرنا صرف جمعہ ادا کرنا تو تارک نماز بارے نبیؐ کی حدیث ہے کہ (من ترک الصلاة متعمدا فقد برء من ذمة اللہ) ''جس نے جان بوجھ کر ایک نماز بھی چھوڑی اللہ اس کے ذمہ سے بری ہے ۔'' (شعب الایمان 291) تارک نماز کو شریعت میں سخت وعید کا مستحق جانا گیا ہے ۔ لیکن کیا اس کا تارک ہونا یا نماز میں سستی کرنا اس کے دوسرے اعمال کو ضائع کرنے کا سبب بنتا ہے یا بس تو اس بارے قرآن و حدیث میں ہمیں کوئی ایسی دلیل نہیں ملی کہ تارک نماز کے دوسرے فرائض اور عبادات بھی قبول نہیں ہوتی ۔ لہذا مسلمانوں میں یہ سستی اور غفلت ہے کہ وہ نمازوں میں پیچھے رہ جاتے ہیں اور ان پر عدم توجہ سے وہ نمازیں چھوڑ دینے کا ارتکاب بھی کر بیٹھتے ہیں ایسے لوگوں کو ان کی اس سستی کی طرف توجہ دلانی چاہیے اور انہیں انذار و تبشیر سے اس عمل کی طرف راغب کرنا چاہیے اگر کوئی صرف نماز جمعہ ادا کر رہا ہے تو اسے یہ کہہ کر اور باغی کر دینا کہ تمہارا جمعہ بھی قبول نہیں ، درست نہیں ۔ ہو سکتا ہے وہ جمعہ میں خطیب کے منہ سے نکلی ہوئی کسی بات کا اثر لے اور اللہ کی طرف مزید رجوع کرے اور دوسری نمازوں کی سستی کو بھی چھوڑ دے ۔